<u>فرزند اقبال کے ساتھ ایک علمی نشست</u> : فرزند اقبال جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال صاحب جب دارالعلوم تشریف لائے تو دفتر الحق میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ' مولانا حامد الحق حقانی اور دیگر حضرات کی موجودگی میں ان سے جو سوالات مدیر الحق جناب راشد الحق نے کئے اس انٹرویو کا خلاصہ مولانا ابراہیم فانی صاحب کی طرف سے پیش خدمت ہے۔ اس علمی نشست میں متعدد علمی موضوعات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ جس میں خصوصیت کے ساتھ موجودہ دور اور مسئلہ اجتہاد اور اکیسویں صدی اور عالم اسلام جیسے اہم مسائل زیر بحث آئے۔ لیکن ہم یہاں پر تحریک طالبان افغانستان کے حوالے سے انکے خیالات پیش کررہے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ان کے خیالات سے کلی اتفاق کرے۔ آپ نے طالبان حکومت کے بارے میں کہا کہ چونکہ طالبان کے سربراہ اور دوسرے اراکین پشتون اور پشتو زبان بولنے والے ہیں اس لئے شمالی اتحاد کے لوگ ان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور فارسی بان ان سے شاکی ہیں۔ اور اسی طرح انکو لسانی منافرت پھیلانے کا ایک موقع ہاتھ آیا ہے طالبان حکومت کو ایک جامع حکمت عملی اپنانی چاہیے۔ امن وامان برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ عوام کی اقتصادی بہتری کی طرف بھی وہ توجہ دیں۔ کیونکہ وہاں پر غربت اور بیروگاری عام اور تنخواہیں بھی ملازمین کو نہیں ملتی۔ شمالی اتحاد احمد شاہ مسعود کے ساتھ تمام کفری طاقتیں امداد کررہی ہیں اور وقتاً فوقتاً طالبان حکومت کو زک کرنے کیلئے حملے کررہا ہے ۔ طالبان کو چاہیے کہ یہ جو مختصر سا علاقہ احمد شاہ مسعود نے قبضہ کیا ہے اور اسکے زیر کنٹرول ہے اسکو بھی فتح کر کے ملک کو ترقی کی راہ گامزن پر کرے۔ پاکستان کے فوجی حکمران چیف ایگزیکٹیو پرویز مشرف کو چاہیے کہ حالات کے مطابق انکی امداد کرے۔ میرے خیال میں اس وقت کشمیر سے زیادہ افغانستان اہم ہے کیونکہ جب افغانستان میں ایک مستحکم حکومت قائم ہو جائے تو کشمیر کی منزل آسان ہو جائیگی۔ ایک سوال کے جواب میں جناب ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ افغانستان میں طالبان کی وجہ سے کافی امن وامان قائم ہو گیا ہے۔ لیکن طالبان کو چاہیے کہ وہ بعض شدت پسندانہ اقدامات سے گریز کریں اور ایسا رویہ اپنائیں کہ لوگوں کی توجہ جو اس وقت انہیں حاصل ہے وہ دیرپا ثابت رہے۔ بعض چھوٹے اور ناسمجھ طالبان کی بعض حرکتوں سے تحریک طالبان کے بڑے کاز کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ طالبان کو عورتوں کے نظام تعلیم اور شخصی آزادی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیے۔ طالبان ٹیلی ویژن وغیرہ سے اچھے کام بھی لے سکتے ہیں۔ فی الحال تو انہیں ساری توجہ شمالی

تحاد کی سرکوبی کی طرف کرنی چاہیے تاکہ یہ روز روز کے جھگڑے ختم ہو جائیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے افغانستان میں طالبان حکومت کے چیف جسٹس جناب مولانا نور احمد ثاقب سے بات چیت کی اور انکے ساتھ قوانین اور نظام کے متعلق گفتگو ہوئی انہوں نے کہا کہ اب ہم نظام عدل اور سول لاز کی طرف توجہ دے رہے ہیں افغانستان کے چیف جسٹس نے کہا کہ سابقہ قوانین جو اسلامی نظام کے ساتھ متصادم نہیں وہ بحال رکھے جائیں گے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب نے کہا کہ میں نے افغانستان کے چیف جسٹس سے سوال کیا کہ حضورؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجتے وقت یہ پوچھا کہ تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ اس نے کہا کتاب اللہ سے اسکے بعد سنت سے اور اسکے بعد پھر اپنی عقل اور اجتہاد سے کام لونگا۔ تو اب اس حدیث کی رو سے اجتہاد کرنا چاہیے۔ یا نہیں تو انہوں نے کہا کہ اسکے بعد آئمہ ' فقہا اور مجتہدین آئے اور اگر بالکلیہ ہم اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھیں تو پھر بہت سے خطرات پیدا ہونگے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے فرمایا کہ میرا نکتہ نگاہ یہ ہے کہ عبادات وغیرہ تو صحیح ہیں ان میں اجتہاد کی ضرورت نہیں البتہ معاملات تو آئے دن بدلتے رہتے ہیں اور اب تو نئے نئے طریقے آزاد تجارت اور جدید مواصلات کا دور ہے۔ ہر چیز ٹی وی اور انٹرنیٹ وغیرہ پر آگئی ہے۔ سکے متعلق تو اجتہاد کا کام جاری ہونا چاہیے۔ میرے خیال میں ایسی قانون سازی کی ضرورت ہے سے فیملی پلاننگ تعدد ازدواج وغیرہ کے متعلق بھی سوچنا چاہیے اور دینی اداروں میں اجتہادی فکر و لر کے لوگ پیدا ہونے چاہئیں۔ اب نت نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں مثلاً بلا سود بینکاری تو اسکے بادل نظام کیلئے بھی سوچنا ہوگا۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا کہ میں نے نواز شریف کے دور حکومت ں انکو کہا تھا کہ شریعت بل پر اختلاف نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ حضرت علامہؒ نے فرمایا ہے کہ ست شیطان از جماعت دور تر۔ پھر پاکستان کا قانون قرآن و سنت کے مطابق ہونا چاہیے اسکا مطلب یہ ہے کہ قرآن اور سنت اسلامی قانون کیلئے سور سز ہیں۔

☆☆☆☆

خط و کتاب کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔